از امام ولی اللہ دہلویؒ

راہنماؤں کی ایک اہم ذمہ داری

جو شخص بادشاہ، مطاع یا حکیم و دانا و مرشد یا اپنی قوم کا سردار ہو اس پر فرض ہے کہ وہ اچھی اور بُری رسموں میں فرق و تمیز کرے اور ہر رسم کے فوائد اور عیوب اسے معلوم ہوں اور لوگوں کو اس کا پابند کرے کہ وہ نیک رسموں پر عمل کریں اور بُری رسم کو چھوڑ دیں اور جو لوگ اچھی رسموں کو بلا جواز چھوڑنے یا نظر انداز کرنے کی کوشش کریں ان کو تنبیہ اور ملامت کرے۔ اگر وہ اس فرض منصبی میں سستی یا غفلت کرے گا تو وہ عظیم خیانت کا مرتکب ہوگا جس کے نتیجہ میں وہ معزول ہو جانے کا مستحق ہو جائے گا۔ اسی قبیل سے یہ مشہور مقولہ بھی ہے کہ

الناس علی دین ملوکہم

لوگ اپنے بادشاہوں کے دین پر چلتے ہیں

اس لیے جب بادشاہوں میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے تو لوگوں میں فساد اور بگاڑ خود بخود پیدا ہو جاتا ہے۔

(البدور البازغہ مترجم صـ ۲۱۴)

از امام انقلاب مولانا عبید اللہ سندھیؒ

خوشامد کے نتائج

جب کسی درجہ سے قوم کا ذہین طبقہ جو اخلاق اور افکار کا مالک ہوتا ہے اپنے فرض منصبی سے غفلت برتتا ہے تو اس کی یہ صلاحیتیں ذلیل کاموں میں صرف ہونے لگتی ہیں۔ ان کی ذلت کا پہلا قدم تملق ہے یعنی حکمران طبقے کی خوشامد کر کے ان سے زیادہ سے زیادہ وصول کرنے کی کوشش اور یہی مرض ہے جو آگے چل کر ان کو غیر اللہ کی عبادت کا داعی بنا دیتا ہے۔ یہی جذبہ بت پرستی سکھاتا ہے اور اس منزل میں انسانیت کے اعلیٰ خصائل سارے تباہ ہو جاتے ہیں اور انسانیت فاسد ہو جاتی ہے اس طرح کی مسخ شدہ انسانیت کے برباد کرنے کے لیے قدرتی اسباب پیدا ہو جاتے ہیں پھر اس برباد شدہ انسانیت کے کھنڈرات پر صالح انسانوں کی آبادی بستی ہے۔ اس زوال آمادہ اور فرسودہ تمدن کی تباہی کے لیے انسانوں کا ایک نیا گروہ اٹھتا ہے۔ قدرتی اسباب اس کے مؤید ہوتے ہیں اور اس کی قیادت ایک شخص کو ملتی ہے جو انقلاب کا امام ہوتا ہے۔

(شعور و آگہی صـ ۳۶)